رافضی کیا ہیں؟

افادات: مفسر قرآن مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ لکریم و علی الہ و اصحابہ و اتباعہ
اجمعین امابعد !

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی دام مجدہم کے علمی و ادبی و تحقیقی دروس القرآن جو بیس جلدوں میں شائع ہو کر کافی عرصہ سے نہ صرف منظر عام پر آ چکے ہیں بلکہ ان کے کئی ایڈیشن ختم بھی ہو چکے ہیں اور علماء کرام اور دیگر علمی و ادبی حلقوں کی جانب سے ان کی مانگ بدستور جاری ہے۔ ان دروس کا مطالعہ کرنے والے علماء کرام تو بخوبی ان دروس کے انداز اور اہمیت کو جان چکے ہوں گے۔ مطالعہ میں گہرائی نہ رکھنے والے حضرات اور جو حضرات ان دروس کا ابھی تک مطالعہ نہیں کر سکے ان کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ ان دروس میں جس طرح امام الشاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا فلسفہ غالب ہے اسی طرح ان میں باطل اور گمراہ فرقوں بالخصوص شیعہ اور روافض کی تردید بھی کھل کر کی گئی ہے۔ حضرت صوفی صاحب۔ دام مجدہم نے جس طرح دیگر باطل فرقوں کے خلاف کسی قسم کی مداہنت اور لچک کے بغیر مسلک حقہ اہل السنت والجماعت کی ترجمانی کی ہے اسی طرح شیعہ اور روافض کے غلط نظریات کو بھی اجاگر کیا ہے اور ان غلط نظریات کے حامل حضرات اور فرقہ کو کافر، منافق اور گمراہ قرار دیا ہے۔

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کو علمی انداز میں فرعی دو چار مسائل میں اختلاف ہو تو کچھ کہا نہیں جا سکتا مگر عقائد سے متعلق اور تحقیقی مسائل میں انھوں نے ہمیشہ امام اہل السنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر دام مجدہم کی تحقیق پر اعتماد کیا ہے اور اپنی تقریر و تحریر میں اسی کی ترجمانی کی ہے۔ اسی لئے حضرت امام اہل السنت کی تحقیقی کتب ابتداء میں حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کی نگرانی میں قائم

ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے ہی شائع ہوتی رہی ہیں۔ حضرت امام اہل السنّت دام مجدہم سے شیعہ نظریات اوران پر تکفیری فتوے کے بارہ میں جب سوال ہوا تو انھوں نے تفصیلی جواب میں شیعہ کی تکفیر کے بنیادی پانچ اسباب بیان فرمائے کہ ان کی وجہ سے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ یہ سوال و جواب ارشادالشیعہ کے نام سے مستقل کتاب میں شائع کیے جاچکے ہیں۔ یہ کتاب پہلے ادارہ نشرواشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے شائع ہوتی رہی اور اب مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ سے شائع ہورہی ہے۔ اور بہت سے حضرات کی اس کتاب کے مطالعہ سے غلط فہمیاں دور ہوئیں اور حقیقت حال ان کے سامنے واضح ہوگئی۔

جب حضرت امام اہل لسنّت دام مجدہم نے کفر کے اسباب بیان فرمادیئے کہ یہ اسباب پائے جانے کی وجہ سے شیعہ کافر ہیں تو یہ بات واضح ہوگئی کہ جس فردیا جس گروہ میں وہ اسباب پائے جائیں گے ان کو ہی کافر کہا جائیگا اور جن میں وہ اسباب نہیں پائے جاتے ان پر یہ حکم نہیں لگتا اس لئے جو لوگ یہ اشکال پیش کرتے ہیں کہ شیعہ کو کیسے کافر کہا جاتا ہے حالانکہ بعض شیعہ راویوں سے صحاح ستہ جیسی حدیث کی کتابوں میں روایات موجود ہیں۔ نیز تفضیلی شیعہ جو صرف حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دیتے ہیں اوران میں شیعہ کے دیگر باطل نظریات نہیں پائے جاتے تو ان کو فقہی نقطۂ نظر سے کافر نہیں کہا جاسکتا تو شیعہ کو کافر کہنا کیسے درست ہوسکتا ہے؟

مگر اس اشکال کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس لئے کہ جب کفر کے اسباب بیان کیے گئے ہیں تو جس فردیا جس طبقہ میں وہ اسباب پائے جائیں گے ان ہی کو کافر کہا جائیگا۔ بعض دفعہ لفظ عمومی بولا جاتا ہے مگر مراد خاص ہوتا ہے اوراس میں اکثریت کا لحاظ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ عام طور پر لکھنے والے حضرات یہی لکھتے ہیں کہ شیعہ کا یہ نظریہ ہے۔ شیعہ یوں کہتے ہیں حالانکہ وہ نظریہ تمام شیعہ حضرات کا نہیں ہوتا بلکہ ان کی اکثری اور مشہور فرقہ کا ہوتا ہے جو کہ اثنا عشری فرقہ ہے۔ ایران کا تو سرکاری مذہب ہی شیعہ اثنا عشری ہےاور پاکستان میں بھی شیعہ منظم طور پر پہلے تحریک نفاذ فقہ

جعفریہ اور پھر ملت جعفریہ کے پرچم تلے اکٹھے ہو گئے ہیں جو اثنا عشری نظریات کا ہی پرچار کر رہے ہیں اور شیعہ اثنا عشری کا کفر تو کھلم کھلا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ شیعہ کافر ہیں تو اس سے یہی اثنا عشری فرقہ مراد ہوتا ہے اس لئے کہ یہی گروہ غالب ہے یا پھر اسماعیلی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ہیں جن کا کفر روز روشن کی طرح واضح ہے ان کے علاوہ زیدی یا تفضیلی شیعہ کو تو چراغ لے کر تلاش کرنا بھی دشوار ہے۔ اگر کہیں کوئی ہے تو اسکی حیثیت اثنا عشری اور اسماعیلی فرقوں کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ اسلئے بیشک لفظ عمومی بولا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ شیعہ کافر ہیں مگر اس سے مراد وہی شیعہ ہوتے ہیں جن میں کفر کے اسباب پائے جاتے ہیں۔

بعض حضرات یہ اشکال پیش کرتے ہیں کہ بعض شیعہ جاہل ہیں ان پر کفر کا فتوی کیسے لگ سکتا ہے تو اس بارہ میں عرض ہے کہ جو جاہل صرف جہالت کا شکار ہو تو وہ معذور ہوتا ہے مگر جو جاہل دھڑے بندی سے گمراہ اور کافر طبقہ کے پرچم تلے جمع ہو جائیں اور اپنی مذہبی رسومات کو شدت ادا کرنے والے ہوں تو ان کی جہالت عذر نہیں بنتی بلکہ ان کا حکم وہی ہوگا جن کے پرچم تلے وہ جمع ہوئے ہیں

امام اہل السنّت دام مجدہم نے شیعہ کے کفر کے جو اسباب بیان فرمائے ہیں حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے بھی ان کو کفر کے اسباب قرار دیا ہے اور واضح طور پر لکھا ہے کہ شیعہ رافضیوں میں یہ اسباب پائے جاتے ہیں بلکہ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے شیعہ میں پائے جانے والے کفر کے مزید اسباب بھی بیان فرمائے اور ان کو کافر، زندیق، ملحد منافق، بدتمیز اور یہود و نصاری کے برابر بلکہ ان سے بھی بدتر کہا ہے جیسا کہ آگے ان کی پیش کردہ عبارات میں واضح ہے۔ البتہ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کے خطبات کی چند عبارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیعہ مسلمان فرقہ ہیں اسی لئے بعض حضرات ان عبارات کو بطور اعتراض پیش کرتے ہیں مگر واضح عبارات کی موجودگی میں قاعدہ کے مطابق مشتبہ عبارات کی مناسب تاویل و توجیہ کی جائیگی تا کہ عبارات اور نظریہ کا تعارض نہ رہے اور وہ مناسب تاویل و توجیہ اسی

پمفلٹ کے آخر میں بیان کردی گئی ہے۔ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کے دروس کا مطالعہ کرنے کے بعد کافی عرصہ سے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ حضرت دام مجدہم نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی جو اصطلاحات اپنی تحریرات میں استعمال فرما کران کی تشریح اور وضاحت فرمائی ہے ان عبارات کو ایک پمفلٹ میں جمع کردیا جائے تاکہ جو لوگ زیادہ مطالعہ نہیں کرسکتے وہ بھی اس سے استفادہ کرسکیں بفضلہٖ تعالےٰ اس کا مسودہ تیار ہے انشاء اللہ العزیز عنقریب علم دوست حضرات کے لئے اس کو شائع کردیا جائیگا، نیز دل میں یہ خیال بھی آتا رہا کہ حضرت دام مجدہم نے شیعہ اور روافض کے بارہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اور وہ حضرت دام مجدہم کی کتابوں میں مختلف مقامات میں بکھرا ہوا ہے اس کو بھی یکجا کردیا جائے تاکہ اس باطل اور گمراہ فرقہ کے بارہ میں جن نظریات کا اظہار کیا گیا ہے اس سے بھی عوام الناس آگاہ ہوجائیں تو اسی کے پیش نظر یہ پمفلٹ ترتیب دیا گیا ہے۔ اور حضرت دام مجدہم کی عبارات کو طوالت کی پرواہ کئے بغیر مکمل نقل کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والے عبارات سیاق و سباق کو بھی دیکھ لیں اور کوئی آدمی عبارات میں قطع و برید کا طعن بھی نہ دے سکے۔

قرآن کریم کو محرف ماننے والے کافر ہیں

امام اہل السنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر دام مجدہم نے ارشاد الشیعہ میں شیعہ کے کفر کا پہلا سبب تحریف قرآن بیان فرمایا ہے کہ شیعہ حضرات موجودہ قرآن کو اصلی نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ اس میں صحابہ کرامؓ نے کمی بیشی کی ہے اور اس میں تحریف ہوئی ہے اور شیعہ کی معتبر کتابوں سے ان کے نظریہ کو اجاگر کیا ہے۔
حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے بھی کئی مقامات میں فرمایا کہ شیعہ حضرات قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہیں اس بارہ میں حضرت کی چند عبارات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) بہر حال اصول کافی میں لکھا ہے ان القرآن الذی جاء به جبرئیل الی محمد ﷺ سبعة عشر الف اية یعنی جس قرآن پاک کو جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ پر لائے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ یہ روایت بالکل جھوٹ کا پلندہ ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کی آیات کی تعداد جیسا کہ پہلے عرض کیا چھ ہزار سے کچھ زائد ہے۔ شیعہ حضرات اس روایت سے گویا یہ مطلب اخذ کرتے ہیں کہ باقی آیتیں صحابہ کرامؓ نے قرآن پاک سے خارج کردیں۔ (تفسیر سورۃ الفاتحہ ص ۸۳)

(۲) اس مقام پر شیعہ حضرات کے ان عقائد کی نفی ہوتی ہے کہ حضرت علیؓ کو قرآن پاک کے دس پارے علیحدہ دیئے گئے یا کوئی راز کی بتلائی گئی جو باقی مسلمانوں کو معلوم نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ (معالم العرفان ص ۹۰ ج ۳) اسی طرح حضرت صوفی صاحب نے فرمایا کہ رافضیوں کے ہاں وحی سے مراد وہ اسرار و رموز ہیں جو صرف حضرت علیؓ کو بتلائے گئے (مباحث کتاب الایمان ص ۳۸ ملخصا)

(۳) جو لوگ آغا خان کو خدا اور الٰہ مانتے ہیں وہ تو کافر ہیں اور جو اس کو معصوم مانتے ہیں وہ بھی مسلمان نہیں ہیں یہ بالکل رافضیوں کا مسئلہ ہے جو شیعہ اور رافضی قرآن پاک کو محرف مانتے ہیں وہ تو کافر ہیں اور جو کہتے ہیں کہ یہ قرآن وہ نہیں ہے جو حضور محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا وہ بھی کافر ہیں۔ (خطبات سواتی ص ۸۹ ج ۲) ایک دفعہ شیعہ حضرات نے قرآن کانفرنس منعقد کی تو اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے فرمایا عجیب بات ہے کہ منکرین قرآن بھی خود قرآن کو تختہ مشق بنا کر ایسی کانفرنسوں کا اہتمام کررہے ہیں۔ (خطبات ص ۲۹۷ ج ۲) ان عبارات میں حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے تحریف قرآن کا نظریہ رکھنے والے شیعہ کو کافر اور منکر قرآن قرار دیا ہے۔

صحابہ کرامؓ بالخصوص خلفاء ثلاثہؓ کو کافر یا فاسق کہنے والے کافر ہیں۔

حضرت امام اہل السنّت دام مجدہم نے شیعہ کے کفر کا دوسرا سبب یہ بیان

کیا ہے کہ وہ چند نفوس کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ بالخصوص حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، اور حضرت عثمانؓ کو کافر کہتے اور ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے بھی فرمایا کہ شیعہ حضرات میں یہ سبب پایا جاتا ہے اس لئے وہ کافر ہیں۔ اس بارہ میں حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کی چند عبارات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) اب شیعہ لوگ خلفائے راشدینؓ اور دوسرے صحابہؓ کے متعلق گمراہ کن پراپیگنڈہ کرتے ہیں اور ان کے ایمان میں شک کرتے ہیں۔ (معالم العرفان ص ۱۳۸ ج ۱۶)

(۲) کافر لوگ اہل ایمان کی ترقی دیکھ کر جلتے تھے اور غصے کی وجہ سے ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے تھے۔ اسی لئے امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضور علیہ اسلام کے صحابہؓ سے حسد کرتا ہے ان سے جلتا ہے ان کے متعلق بدگمانی کرتا ہے وہ کافروں میں شامل ہو جاتا ہے۔ (معالم العرفان ص ۱۶۶ ج ۱۶)

(۳) کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ خمینی جیسے آدمی بھی حضرت عثمانؓ اور حضرت معاویہؓ کو چیاولچی (غنڈہ بدمعاش) کا خطاب دیتے ہیں۔ (معالم العرفان ص ۴۹۵ ج ۱۶)

(۴) غرضیکہ حضور علیہ السلام کے صحابہؓ کا ایمان اس قدر پختہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی ہے۔ اس حقیقت کے باوجود جو لوگ ان کے ایمان میں شک کرتے ہیں اور ان کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں وہ یقیناً منافق زندیق اور کافر ہیں۔ (معالم العرفان ص ۲۱۶ ج ۱۷)

(۵) مگر کیا کیا جائے ان رافضیوں کا جو اتنے واضح اعلان کے باوجود خلفائے راشدینؓ میں سے حضرت علیؓ کے سوا باقی تین کو نعوذ باللہ منافق قرار دیتے ہیں۔ حقیقت میں یہی لوگ منافق ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابہؓ اور خلفائے راشدینؓ کے ایمان میں شک و شبہ کا اظہار کرتے ہیں۔ (معالم العرفان ص ۲۴۸

ج۱۷)

(۶) نہ تو ہم رافضیوں کو حق پر سمجھتے ہیں جو حضور علیہ السلام کے صحابہؓ کے ساتھ بغض رکھتے ہیں اور نہ ناصبیوں کو حق پر جانتے ہیں جو حضور علیہ السلام کے اہل بیت سے نفرت کرتے ہیں بلکہ ان کو مسلمان تک نہیں سمجھتے یہ دونوں گروہ گمراہ اور بے دین ہیں۔ (خطبات ص ۳۹ ج ۲)

(۷) جو شخص (صحابہؓ و اہل بیتؓ میں سے) کسی ایک گروہ کی عقیدت کو مجروح کرے گا وہ گمراہ ہوگا منافق ہوگا کافر یا بے دین ہوگا۔ (خطبات ص ۴۱ ج ۲)

(۸) جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہتے ہیں گالیاں دیتے ہیں تو تم برملا کہو کہ تمہاری شرارت پر اللہ کی لعنت ہو۔ اصحاب محمد کو گالی دینا بہت بڑا شر ہے جو پھیلایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شر پر لعنت بھیجے۔ اصحاب محمد کو برا بھلا کہنے سے بڑی بدتمیزی اور کیا ہو سکتی ہے۔ (خطبات ص ۶۲ ج ۲)

(۹) صحابہ کرامؓ پر نکتہ چینی، ان کی تنقیص یا عیب جوئی، ان پر تبرا کرنا یا ان کے خلاف بغض رکھنا صحیح عقیدے کے خلاف ہے۔ ایسے لوگوں کی فکر فاسد اور عقیدہ خراب ہے اور وہ ضرور گمراہ لوگ ہیں۔ (خطبات ص ۳۴۵ ج ۳)

(۱۰) ہم تو صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے والوں کو بھی ملعون ہی سمجھتے ہیں روافض کے ساتھ ہمارا یہی جھگڑا ہے۔ خوارج کے ساتھ بھی ہمارا یہی تنازعہ ہے۔ اہل بیت کو توہین کرنے والا بھی مردود ہے کسی بھی صحابی کو توہین کرنے والا مومن نہیں ہو سکتا۔

(خطبات ص ۳۶ ج ۴)

(۱۱) ہم تو کہتے ہیں کہ شیعہ سنی فساد کی جڑ کو سمجھنے کی کوشش کریں جب یہ حضرات صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتے ہیں ان پر تبرا کرتے ہیں تو مسلمانوں کی غیرت گوارا نہیں کرتی اور اس طرح فتنہ و فساد پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ (خطبات ص ۱۲۴ ج ۴)

(۱۲) ایسے دین دار اور مخلص لوگوں کے متعلق بدگمانی رکھنا بلاشبہ بے دینی اور گمراہی کی بات ہوگی۔ رافضی، خارجی اور دیگر گمراہ فرقے اسی ایک نقطے پر آ کر گمراہی

میں جا پڑے انہوں نے صحابہ کرامؓ کی شان وعظمت کو سمجھنے میں غلطی کی۔
(خطبات ص ۳۲۷ ج ۴)

(۱۳) یہ چاروں خلفائے راشدینؓ نبوت کے ساتھ وابستہ ہیں اور اولین مہاجرین میں سے ہیں ان کے ایمان اور جان نثاری میں شک کرنا خود اپنے ایمان کا جنازہ نکالنا ہے (خطبات ص ۴۳ ج ۵)

(۱۴) شیعہ حضرات کی کتب میں ان کا یہ نظریہ موجود ہے کہ خلفائے ثلاثہؓ مسلمان ہی نہیں تھے صرف چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ ہی کامل ایمان تھے یہ درحقیقت کفر کی بات ہے جو آدمی کو ایمان اور اسلام سے ہی خارج کر دیتی ہے۔ (خطبات ص ۴۴ ج ۵)

(۱۵) کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ رافضی لوگ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم کو ایمان سے خارج سمجھتے ہیں۔ (خطبات ص ۱۰۷ ج ۵)

(۱۶) البتہ جس شخص کا ایمان خراب ہو گیا ہے منافق زندیق یا ملحد کے درجہ میں پہنچ گیا ہے۔ اصحاب رسول پر وہی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ (خطبات ص ۲۱۷ ج ۵)

(۱۷) اس کے علاوہ برائی پر لعنت درست ہے جیسا کہ صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہنے والوں کے متعلق فرمایا لعنة الله علی شرکم تمہارے شر پر خدا کی لعنت۔
(معالم العرفان ص ۱۰۰ ج ۲)

(۱۸) لہذا جو شخص اس کے بعد بھی صحابہ کبارؓ پر طعن تشنیع کا مرتکب ہوگا اس کے اپنے ایمان میں فتور ہوگا۔ (معالم العرفان ص ۴۸۱ ج ۳)

(۱۹) رافضی خارجی وغیرہ اسی مرکزی جماعت سے بغض رکھنے کی وجہ سے گمراہ ہوئے صحابہؓ کا اتباع کرنا چاہیئے اور تعریف ہی کرنی چاہیے۔ (معالم العرفان ص ۵۲۵ ج ۸)

(۲۰) ان حالات سے خلافت راشدہ برحق ثابت ہوتی ہے اور جو رافضی یا ناصبی اس خلافت میں شک کرتے ہیں وہ گمراہ اور اسلام کے دشمن ہیں۔ (معالم العرفان

ص ۸۴۸ ج ۱۲) ان عبارات میں حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے صحابہ دشمنوں کو کافر، ملحد، زندیق، منافق، ملعون، بدتمیز دائرہ اسلام سے خارج اور گمراہ قرار دیا ہے۔
یاد رہے کہ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم گمراہ کا لفظ کھلے کافروں پر بھی استعمال فرماتے ہیں چنانچہ وہ ایک مقام پر فرماتے ہیں اور ہمارے زمانے میں بھی پرویزی چکڑالوی اور قادیانی وغیرہ گمراہ فرقے موجود ہیں۔ (معالم العرفان ص ۳۱ ج ۹) ایک اور مقام حضرت صوفی صاحب فرماتے ہیں ہمارے ملک کے بعض گمراہ فرقے نماز کے پنجگانہ اوقات کو تسلیم نہیں کرتے ان میں ملحد قسم کے چکڑالوی اور پرویزی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ (معالم العرفان ص ۸۷۷ ج ۱۳)

حضرت صوفی صاحب ایک مقام پر فرماتے ہیں بعض لوگ قرآن پاک کی اس تشریح کا انکار کرتے ہیں جو گمراہی میں مبتلا ہیں ان میں پرویزی چکڑالوی اور دیگر منکرین حدیث شامل ہیں۔ (معالم العرفان پارہ ۲۹ ص ۴۰۲)

جس طرح قادیانی وغیرہ کو گمراہ فرقے کہا اسی طرح حضرت صوفی صاحب باطل کے الفاظ کھلے کافروں پر بھی استعمال فرماتے ہیں جیسا کہ ایک مقام پر فرماتے ہیں یہودی، عیسائی دہریئے ملحد کیمونسٹ ہنود اور دیگر باطل مذاہب والے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔
(معالم العرفان ص ۲۵۷ ج ۱۲)

یہ وضاحت اس لئے ضروری سمجھی گئی تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے صحابہ دشمنوں کو باطل اور گمراہ کہا ہے کافر نہیں کہا۔ مگر جب دوسری عبارات میں منافق اور کافر کہا ہے تو ان کی روشنی میں گمراہ اور باطل کا اطلاق بھی اسی درجہ میں سمجھا جائیگا۔

اماموں کو معصوم اور ماموں من اللہ ماننے والے کافر ہیں۔

حضرت امام اہل السنت دام مجدہم نے شیعہ کے کفر کا تیسرا سبب عقیدہ

امامت بیان کیا ہے کہ شیعہ حضرات اپنے اماموں کو معصوم، مامور من اللہ، عالم الغیب اور حلال وحرام کرنے کا اختیار رکھنے والے مانتے ہیں۔ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے بھی فرمایا کہ شیعہ حضرات میں یہ سبب پایا جاتا ہے۔ اور وہ اسکی وجہ سے ختم نبوت کے منکر ہیں اس بارہ میں حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) اس معاملہ شیعہ مذہب باطل ہے کہ اس کے پیروکار خلیفہ یا حاکم (امام) کو معصوم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر شدہ مانتے ہیں۔ (معالم العرفان ص ۱۵۱، پارہ اول)

(۲) رافضیوں نے اماموں کو نبی کے برابر ٹھہرالیا کہتے ہیں کہ انبیاء کی طرح امام بھی معصوم ہوتے ہیں۔

(۳) امام شاہ ولی اللہ اپنی کتاب تفہیمات الٰہیہ میں لکھتے ہیں کہ اماموں کی معصومیت کو تسلیم کرنا ختم نبوت کے انکار کے مترادف ہے۔ اگر نبی کے علاوہ امتی بھی معصوم بن جائیں تو پھر نبی کی نبوت کہاں گئی؟ (معالم العرفان ص ۲۲۸ ج ۷)

(۴) اسماعیلی فرقے والوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ امام میں حلول کر گیا ہے گویا امام کو الوہیت کے درجے پر پہنچا دیا۔ رافضیوں نے بھی اپنے امام کو معصوم قرار دے دیا۔ (معالم العرفان ص ۸۰۸ ج ۱۳)

(۵) حضرت صوفی صاحب دام مجدہم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شیعہ حضرات کی اصطلاح میں امام معصوم اور مفترض الطاعۃ ہوتا ہے اور گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے اور وحی باطنی اس کے حق میں تجویز کرتے ہیں تو وہ درحقیقت ختم نبوت کے منکر ثابت ہوئے ہیں اگرچہ زبان سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم الانبیاء کہتے ہیں۔ (مقالات سواتی ص ۵۲ ج ۱)

(۶) اہل بدعت اور شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر ولی اور امام بھی غیب

جانتے ہیں۔ (معالم العرفان ص ۱۱۸ ج ۱۴)

(۷) اس کے برخلاف شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حلت وحرمت کا تعین اللہ تعالیٰ کی صفات مختصہ میں سے ہے یہ صرف اللہ کا حق ہے اور کسی امام معصوم کو حلال حرام کا اختیار حاصل نہیں۔ بہر حال شیعوں کا دین یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اختیارات حضور علیہ السلام، حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو سونپ دیئے ہیں۔ (معالم العرفان ص ۵۹۸ ج ۱۳) ان عبارات میں حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے شیعہ کو جو اپنے اماموں کو معصوم اور مامور من اللہ مانتے ہیں ان کو ختم نبوت کا منکر قرار دیا ہے۔ اور ختم نبوت کے منکر کے کفر میں تو کوئی شک وشبہ ہی نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابوبکرؓ کی صحابیت کے منکر کافر ہیں۔

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم اذیقول اصاحبہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ صاحب سے مراد حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں گویا آپ کی صاحبیت نص قرآنی سے ثابت ہے اسی لئے حضرت صدیقؓ کی صاحبیت کے منکرین کے خلاف علمائے حق کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں کیونکہ یہ نص قرآنی کا انکار ہے۔ (معالم العرفان ص ۳۷۳ ج ۸)

اللہ تعالیٰ کا علم ازلی نہ ماننا بلکہ متغیر ومتبدل ماننا کفر ہے۔

حضرت امام اہل السنت دام مجدہم نے ارشاد الشیعہ میں فرمایا کہ شیعہ بداء کا عقیدہ رکھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ازلی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کے بارہ میں اس وقت علم ہوتا ہے جب اس چیز کا ظہور ہو جاتا ہے اور یہ کفریہ عقیدہ ہے۔ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے بھی ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو خارج از اسلام قرار دیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں جو شخص فرقہ جہمیہ کا سا اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم متغیر متبدل ہوتا رہتا ہے اور یہ شخص خیال کرتا ہے کہ یہ اعتقاد خدا کی ذات

قدیم میں قدح نہیں کرتا تو ایسا شخص دین اسلام سے خارج ہے پھر آگے فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کی نہ تو نماز پڑھو اور نہ ہی اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ کیوں کہ یہ شخص اعتقادی گمراہ ہے۔ (ترجمہ سنن ابن ماجہ ص ۵۹۹،۶۰۰)

حضور علیہ السلام کی ازواج مطہراتؓ کو اہل بیت میں شامل نہ کرنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا گمراہی اور بے ایمانی ہے۔

حضرت امام اہل السنت دام مجدہم نے ارشاد الشیعہ میں شیعہ حضرات کے اس نظریہ کی تردید کی ہے جو وہ امہات المومنینؓ کو اہل بیت میں شامل نہیں مانتے حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے بھی اس نظریہ کی خوب تردید فرمائی ہے اس بارہ میں ان کی عبارات ملاحظہ ہوں

(۱) پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مباہلہ کے لئے حضور علیہ السلام اپنے اہل خانہ میں سے بیٹی فاطمہؓ، حسنؓ، حسینؓ اور علیؓ کو لے کر نکلے، شیعہ حضرات اس ایک روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے اہل بیت یہی افراد ہیں ان کے علاوہ اور کوئی اہل بیت میں شامل نہیں ہے حالانکہ اہل بیت میں ازواج مطہراتؓ بھی شامل ہیں۔ مگر سب کو اس موقع پر لانا ضروری نہیں تھا (پھر آگے فرماتے ہیں) قرآن پاک نے ازواج مطہرات کو صریحاً اہل بیت فرمایا ہے۔ خود حضور علیہ السلام نے ایک موقع پر ازواج کو اہل بیت میں شریک کیا تھا لہذا شیعوں کا عقیدہ باطل ہے۔

(معالم العرفان ص ۲۰۷، ۲۰۸ ج ۳)

(۲) اسی سے مفسرین کرامؒ یہ استدلال کرتے ہیں کہ ام المومنین حضور علیہ السلام کے اہل بیت میں شامل ہیں برخلاف اس کے روافض حضرت عائشہؓ کو نہ صرف اہل بیت سے خارج کرتے ہیں بلکہ آپ کو نعوذ باللہ منافق سمجھتے ہیں۔ یہاں پر اھلک کے لفظ نے شیعوں کے اس باطل عقیدہ کی تردید کر دی ہے۔ (معالم العرفان ص ۴۰۰ ج ۳)

(۳) فرشتوں کی بات چونکہ حضرت سارہؓ سے ہو رہی تھی اس لئے معلوم ہوا کہ اہل بیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیویاں بھی داخل ہیں۔ شیعہ حضرات حضور علیہ السلام کی بیٹی فاطمہؓ اور آپ کی اولاد کو اہل بیت میں شامل کرتے ہیں جبکہ حضور علیہ السلام کی ازواج مطہراتؓ کو اس میں داخل نہیں کرتے یہ غلط نظریہ ہے۔ قرآن پاک کی آیتیں بیویوں کے حق میں نازل ہوئیں اور اولاد تو صلبی ہونے کی حیثیت سے ویسے ہی اہل بیت میں داخل ہے۔ بیوی کو اہل بیت سے خارج کرنا گمراہی کی بات ہے۔ (معالم العرفان ص ۴۸۶ ج ۹)

(۴) نبی کی بیویوں کی توہین کرنے والا شخص یا تو منافق ہے یا بے ایمان۔ رافضی لوگ ام المومنین حضرت عائشہؓ کی توہین کے مرتکب ہوئے حالانکہ ان کی برأت کا ذکر ہم سورۃ نور میں پڑھ چکے ہیں۔ (معالم العرفان ص ۲۰۵ ج ۱۴)

(۵) دوسرا گروہ وہ ہے جو مذکورہ حدیث کے مطابق صرف حضور علیہ السلام کے خاندان اور اولاد کو ہی اہل بیت سمجھتا ہے اور ازواج مطہرات کو اس میں شامل نہیں کرتا یہ دونوں شیعہ اور رافضی ہیں اور گمراہ ہیں۔ جو لوگ صرف پنج تن کو اہل بیت کہتے ہیں وہ بھی گمراہ ہیں کیونکہ یہ نظریہ نص قرآنی کے خلاف ہے۔ (معالم العرفان ص ۲۵۸ ج ۱۴) ان عبارات میں حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے شیعہ کے عقیدہ کو باطل اور گمراہی اور ان کو منافق اور بے ایمان قرار دیا ہے۔

بلا تاویل عذاب قبر کا انکار کفر ہے۔

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم فرماتے ہیں البتہ بعض گمراہ فرقے معتزلہ رافضی چکڑالوی اور پرویزی وغیرہ عذاب قبر کے منکر ہیں۔ اور پھر آگے فرماتے ہیں لہذا جو شخص عذاب قبر کا انکار تاویل کے ساتھ کرتا ہے وہ گمراہ اور بدعتی ہے اور جو آدمی سرے سے ہی عذاب وثواب قبر کا منکر ہے اس پر کفر لازم ہے۔ (معالم العرفان ص ۳۲۶ ج ۱۵)

شیعہ اہل بیت سے محبت کے دعوی میں جھوٹے ہیں۔

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم فرماتے ہیں۔ شیعہ حضرات اپنی نسبت اہل بیت کی طرف کرتے ہیں گویا یہ لوگ اہل بیت کے محبّ ہیں حالانکہ اگر عقیدہ اور عمل کی کسوٹی پر جانچا جائے تو ان لوگوں کی حضور کے خاندان کے ساتھ کوئی نسبت نظر نہیں آتی حضور علیہ السلام کے خاندان مرد و خواتین تو امت کے لئے پیشوا اور بزرگ تھے اور حضور علیہ السلام کا کامل نمونہ تھے مگر شیعوں کا عقیدہ اور عمل ان حضرات کے بالکل خلاف ہے بھلا ان کی نسبت کیسے درست ہو سکتی ہے؟ ان کا دعوی محبت محض جھوٹ ہے۔ (تفسیر سورۃ الفاتحہ ص ١٦٥)

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم دوسری جگہ فرماتے ہیں البتہ شیعہ فرقہ آج تک مسلمانوں کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے اور دنیا بھر میں اہل بیت کی محبت کے نام پر اہلسنت پر تکفیر کے فتوے لگا رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ پر طعن کرنا ان کے ایمان کی بنیاد ہے جس کی وجہ سے دنیا بھر میں ہر روز کہیں نہ کہیں خود مسلمانوں کے درمیان فتنہ و فساد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔ (ترجمہ سنن ابن ماجہ ص ۵۵۴)

وراثت انبیاء کے بارہ میں شیعہ کا عقیدہ باطل ہے۔

حضرت امام اہل السنّت دام مجدہم نے ارشاد الشیعہ میں شیعہ حضرات کے اس نظریہ کو باطل قرار دیا جو یہ کہتے ہیں کہ انبیاء کی مالی وراثت جاری ہوتی ہے اور حضرت ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو وراثت کا حصہ نہ دے کر زیادتی کی ہے۔ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے بھی شیعہ کے اس نظریہ کو باطل قرار دیا ہے اس بارہ میں حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) برخلاف اس کے رافضی اور شیعہ وراثت کے معاملہ میں نبی اور امتی میں کوئی فرق نہیں سمجھتے بلکہ امتیوں کے قانون وراثت کو نبی کی ورثت پر نافذ العمل سمجھتے ہیں۔ پھر حضرت صوفی صاحب آگے فرماتے ہیں اور اسی بنا پر حضرت فاطمہؓ نے حضرت

ابوبکر صدیقؓ سے حضور علیہ السلام کی وراثت کا مطالبہ کیا تھا مگر آپ نے انکار کر دیا شیعہ حضرات کی طرف سے صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ (معالم العرفان ص ۵۶۶، ۱۱)

(۲) چنانچہ شیعہ حضرات کی طرف سے حضرت فاطمہؓ کے حق میں نبی علیہ السلام کی وراثت کا دعویٰ مبنی بر حقیقت نہیں۔ (معالم العرفان ص ۳۵۸ ج ۱۳)

(۳) اس کے برخلاف شیعہ حضرات کا مسلک یہ ہے کہ نبی کی وراثت آگے اس کی اولاد کو بھی پہنچتی ہے۔ (ترجمہ شمائل ترمذی ص ۶۶۰ ج ۲)

(۴) حقیقت یہی ہے کہ نبی کی نیابت اور خلافت تو ہوتی ہے مگر مالی وراثت نہیں ہوتی۔ (ترجمہ شمائل ترمذی ص ۶۶۲ ج ۲)

متعہ حرام ہے۔

حضرت امام اہل السنت دام مجدہم نے ارشاد الشیعہ میں شیعہ کے متعہ سے متعلق نظریہ کی تردید کی ہے اور حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے بھی اسکی خوب تردید فرمائی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ متعہ سے نسل انسانی منقطع ہوتی ہے کیونکہ متعہ کے ذریعہ پیدا ہونے والی اولاد مرد کی اولاد ہی تصور نہیں ہوتی نہ اس سے نسب ثابت ہوتا ہے اور نہ مولود کو وراثت ملتی ہے لہذا یہ غلط کام ہے نہ صرف انسانی حقوق تلف ہوتے ہیں بلکہ یہ تو انسانیت کی توہین ہے۔ (معالم العرفان ص ۲۰۷، ۲۰۸ ج ۲)

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ابتدائے اسلام کے زمانہ میں بعض ضرورتوں اور مجبوریوں کی وجہ سے اس کو روا رکھا گیا تھا پھر جب مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گیا اور وہ مجبوریاں رفع ہو گئیں تو متعہ یعنی وقتی نکاح کو ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا گیا۔ (معالم العرفان ص ۱۵۶ ج ۴)

تقیہ منافقت کی قسم ہے۔

حضرت امام اہل السنّت دام مجدہم نے ارشاد الشیعہ میں شیعہ کے تقیہ سے متعلق نظریہ کی تردید فرمائی ہے اور حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے بھی اس کا خوب رد کیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں یاد رہے کہ مدارات اور شیعوں کے تقیہ میں بڑا فرق ہے ان کے نزدیک تسعة آثار دین فی التقیة یعنی نو حصے دین تقیہ میں ہے اور باقی ایک حصہ ظاہر ہے وہ تو ہر حالت میں تقیے کے قائل ہیں وہ دین کو دوسروں کے سامنے چھپاتے ہیں جو کہ غلط عقیدہ ہے اور ایک قسم کا نفاق ہے۔(معالم العرفان ص ۱۰۵ ج ۳)

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم مزید فرماتے ہیں یاد رہے کہ ایمان کا مذکورہ اخفاء شیعوں کے عقیدہ سے مختلف ہے اور اس سے وہ عقیدہ ثابت نہیں ہوتا اس عقیدہ رو سے شیعہ حضرات اپنے دین کے بعض اجزاء کو ہمیشہ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر اسے عین دین بھی سمجھتے ہیں اور یہی عقیدہ باطل ہے۔(معالم العرفان ص ۳۰۲ ج ۱۵)

شیعہ کا عقیدہ من گھڑت ہے۔

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے فرمایا کہ شیعہ حضرات کا عقیدہ من گھڑت اور باطل ہے۔اس بارہ میں حضرت دام مجدہم کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ماتمی جلوس کی ابتداء چوتھی صدی ہجری میں اور تعزیہ کا ثبوت چھٹی یا ساتویں ہجری میں ملتا ہے۔پھر آگے حضرت صوفی صاحب فرماتے ہیں اگر شیعہ اور رافضی حضرات اس کو نیکی اور کار ثواب سمجھ کر کرتے ہیں تو ہمارے خیال میں یہ بالکل غلط ہے حضرت صوفی صاحب دام مجدہم اس سے آگے فرماتے ہیں ان میں سے بعض چیزیں امور منکرہ ہیں بعض شرکیہ اور بعض کفریہ باتیں ہیں اور کچھ بدعت کے کام ہیں۔یہ تمام امور امام حسینؓ کے مشن کے بالکل خلاف ہیں۔(خطبات ص ۲۵ ج ۲)

(۲) بھائی یہ تعزیہ نکالنا گھوڑا نکالنا چڑھاوے چڑھانا اور منتیں ماننا ہرگز دین نہیں ہے ان میں سے کوئی شرک ہے اور کوئی کفر ہے اور کوئی بدعت کا کام ہے۔
(خطبات ص ۳۳۹ ج ۳)

(۳) ماتم کرنا نوحہ کرنا وغیرہ تو حضور علیہ السلام کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے بلکہ خود قرآن حکیم کی تعلیم کے ساتھ بھی یہ بات جوڑ نہیں کھاتی۔ (خطبات ص ۳۳۷ ج ۳ ملخصا)

(۴) جیسے شیعوں کا کاروبار تھا۔ پہلے تو ماتم ان کے مذہب کے اندر تھا ہی نہیں بعد میں جب انہوں نے سمجھا کہ ہم اپنی پارٹی کو زندہ نہیں رکھ سکتے تو انہوں نے کہا کہ ہر سال ماتم کرنا ہمارے دین کا جزو ہے۔ (خطبات ص ۳۷۱ ج ۴)

(۵) چوتھی بات عقل تصدیق کرتی ہے کہ شیعہ نوابت (خود رو فرقہ) ہیں اور اہل سنت حاملین دین ہیں اور عقل سلیم کا حکم یہ ہے کہ شیعہ کا اہل سنت کے ساتھ جو اختلاف ہے اس میں شیعہ کے اقوال قابل ترک ہیں۔ (مقالات سواتی ص ۲۱۹ ج ۱)

شیعہ حضرات آخرت میں دیدار الٰہی کے منکر ہیں۔

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم فرماتے ہیں معتزلہ، خوارج اور روافض وغیرہ نے رویت الٰہی کا مطلق انکار کیا ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں مگر قرآنی نصوص اور صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ اہل ایمان کو جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔
(معالم العرفان ص ۴۱۹ ج ۷)

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم دوسرے مقام پر فرماتے ہیں اس کے برخلاف گمراہ فرقے شیعہ، معتزلہ اور خارجی وغیرہ رویت الٰہی کے کلیۃً منکر ہیں۔ (معالم العرفان ص ۳۸۸ ج ۱۶) معتزلہ اور روافض کے رویت الٰہی کے انکار کا ذکر حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے (ترجمہ سنن ابن ماجہ ص ۵۹۵) میں بھی کیا ہے اور حضرت ایک مقام پر فرماتے ہیں جس طرح بعض گمراہ فرقے رویت الٰہی کے منکر

ہیں اسی طرح وہ قیامت والے دن شفاعت کبری، صغری کے بھی منکر ہیں ان میں روافض، معتزلہ اور جہمیہ وغیرہ شامل ہیں۔ (ترجمہ سنن ابن ماجہ ص ۵۹۹)

شیعہ رجعت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم فرماتے ہیں اور رافضیوں میں رجعت کا یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ قرب قیامت میں مسیح علیہ السلام کی بجائے حضرت علیؓ دنیا میں دوبارہ آئیں گے وہ عدل وانصاف قائم کریں گے۔ نیز حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبور کو اکھاڑ کر ان کی نعشوں کو نکالیں گے اور سولی پر لٹکائیں گے۔ وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی انتقام لیں گے کیونکہ رافضیوں کے زعم کے مطابق حضرت صدیقہؓ، حضرت فاطمہؓ سے نفرت کرتی تھیں العیاذ باللہ۔ (معالم العرفان ص ۵۱ ج ۱۷)

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ رافضی رجعت کا عقیدہ رکھتے ہیں رجعت کا ایک معنے یہ ہے کہ حضرت علیؓ دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور دوسرا معنے وہ ہے جو امام مسلم نے ذکر کیا ہے (کہ حضرت علیؓ بادلوں میں چھپے ہوئے ہیں) اور جو رجعت کا عقیدہ رکھتا ہے اس سے محدثین کرامؒ نے روایت کرنی چھوڑ دی۔ (مباحث کتاب الایمان ص ۳۸-۳۹ ملخصاً)

جو شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے دین حضرات صحابہؓ کو پہنچا دیا تھا مگر صحابہؓ آپ کی مراد نہیں سمجھ سکے یا جان بوجھ کر انہوں نے اس میں تبدیلی کی ان کا عقیدہ باطل اور گمراہی ہے۔

(۱) اگر کوئی شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے اللہ کا منشاء اپنے صحابہؓ پر ظاہر کر دیا مگر صحابہؓ نے اسے صحیح طور پر سمجھا نہیں وہ شخص اہل بدعت میں سے ہے اہل حق میں سے نہیں ہے کیونکہ یہ عقیدہ آیت لیسظهره على الدين كله کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا منشاء مکمل طور پر نبی علیہ السلام پر ظاہر کر دیا اور نبی نے اسے مکمل

طور پر صحابہؓ تک پہنچا دیا۔ صحابہؓ نے اسے پورے طور پر سمجھا اور اسے دوسروں تک پہنچایا اسی لئے شیعہ رافضیہ یا معتزلہ کا اعتقاد باطل ہے۔ (معالم العرفان پارہ نمبر ۲۹ ص ۲۸۱)

(۲) اس لئے جو شخص یا گروہ خیال کرتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے حضور علیہ السلام کی مراد کو نہیں سمجھا یا نعوذ باللہ کسی خود غرضی کی بنا پر اس کو من و عن آگے نہیں پہنچایا وہ گمراہ ہے اس قسم کے شکوک و شبہات شیعہ، معتزلہ اور بعض نئے اور پرانے فرقوں کے لوگوں نے ظاہر کئے ہیں وہ لوگ بلاشبہ گمراہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق قرآن کے ذریعے کر دی ہے۔ (خطبات ص ۱۲۷ ج ۳)

(۳) ادھر شیعہ حضرات کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے تو اپنے صحابہؓ کو ساری باتیں ٹھیک ٹھیک طریقے سے سمجھا دی تھیں مگر ان حضرات صحابہؓ نے نفسانی اغراض کی بنا پر انہیں آگے صحیح طریقے سے نہیں پہنچایا۔ شیعہ حضرات اس نظریہ کی وضاحت کے لئے مثال پیش کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی نے تو اپنے بعد حضرت علیؓ کو خلیفہ نامزد کیا تھا مگر اکابر صحابہؓ نے حضور کی اس نامزدگی کو چھپا دیا اور حضرت علیؓ کی بجائے صدیق اکبرؓ کو خلیفہ تسلیم کر لیا۔ یہ لوگ بھی گمراہ ہیں جو اصحاب نبی پر بہتان تراشی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (خطبات ص ۲۰۳ ج ۵)

(۴) صحابہ کرامؓ پر خود غرضی یا کتمان حق کا بہتان لگانا گمراہ لوگوں کا کام ہی ہو سکتا ہے۔ (خطبات ص ۲۹۸ ج ۵)

(۵) رافضیوں نے خلافت کا جھگڑا بلاوجہ پیدا کیا ہے ان کا یہ دعوی باطل ہے کہ خلافت کے حقدار حضرت علیؓ تھے اور یہ کہ ان سے خلافت چھین لی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس امر کا فیصلہ خود حضور علیہ السلام نے اپنی حین حیات میں حضرت علیؓ کو حضرت صدیقؓ کا مامور بنا کر کر دیا تھا۔ (معالم العرفان ص ۲۳۸ ج ۸)

بنات رسول رضؓ کے بارہ میں شیعہ کا عقیدہ حقیقت کے خلاف ہے۔

بنات رسول کے متعلق حضرت صوفی صاحب دام مجدہم فرماتے ہیں شیعہ حضرات تو حقائق کو اس حد تک مسخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کے علاوہ حضور علیہ السلام کی کسی دوسری بیٹی کو تسلیم ہی نہیں کرتے حالانکہ آپ کی تین صاحبزادیاں ؓ حضرت فاطمہؓ کے علاوہ تھیں جو واقعہ مباہلہ سے قبل فوت ہو چکی تھیں۔ (معالم العرفان ص ۲۰۸ ج ۴)

وضوء میں ننگے پاؤں پر مسح کرنا

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم فرماتے ہیں مگر خالی پاؤں پر بوقت وضوء مسح درست نہیں ہے یہ نہ تو حضور علیہ السلام سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کرامؓ سے۔ مگر اس متفقہ مسئلہ کے خلاف روافض ننگے پاؤں پر بھی مسح کرتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ ایسے مجمع علیہ مسائل میں اختلاف کرنا بذات خود گمراہی ہے۔

(معالم العرفان ص ۳۵۰ ج ۳)

شیعہ کا حضور علیہ السلام پر بہتان

شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ساری باتیں امت کو نہیں بتائیں بلکہ بعض خاص باتیں صرف حضرت علیؓ کو بتلائیں ان کے اس باطل عقیدہ کا رد کرتے ہوئے حضرت صوفی صاحب دام مجدہم فرماتے ہیں اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے ساری کی ساری باتیں امت کو نہیں بتلائیں بعض چیزیں بعض خاص آدمیوں کو بتائیں۔ رافضی کہتے ہیں کہ یہ خاص باتیں حضور علیہ السلام نے صرف حضرت علیؓ کو بتائیں یہ عقیدہ باطل ہے۔ (معالم العرفان ص ۳۱۴ ج ۵)

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم دوسرے مقام پر فرماتے ہیں اس حارث

الاعور کے حالات سے معلوم ہے کہ یہ رافضی ہے اوران کی اصطلاح میں وحی سے مراد کتاب نہیں ہوتی بلکہ وحی سے مراد ان کے ہاں وہ اسرار و رموز جفر اصغر جفر اکبر علم ماکان وما یکون اور قرآن کا وہ حصہ جو آنحضرتؐ نے صرف حضرت علیؓ کو بتلایا کسی اور کو نہیں بتلایا یہ مراد ہوتی ہے وحی سے۔ اور یہ بدعقیدہ لوگ آنحضرتؐ کی طرف بھی ایسی غلط باتوں کو منسوب کرتے ہیں کہ آپ نے باقی لوگوں کو بتلانے میں گویا بخل کیا ہے۔ العیاذ باللہ۔ حالانکہ یہ بات قرآن کریم کے منطوق کے بھی صریح خلاف ہے کہ وما هو علی الغیب بضنین کہ آنحضرت ﷺ وحی الٰہی کے بتلانے میں ہرگز بخل نہیں کرتے وہ ہر ایک کو بتلاتے ہیں۔ (مباحث کتاب الایمان ص ۳۸)

رافضی یہود و نصاریٰ کی طرح بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم فرماتے ہیں چنانچہ موجودہ فقہ جعفریہ کی یہی حقیقت ہے اگرچہ اس میں صحیح باتیں بھی ہیں مگر جھوٹ کذب بیانی بھی بہت زیادہ ہے۔ مقصد یہ کہ علم کے بگاڑ میں اہل کتاب اور رافضی ایک جیسے ہیں۔ (معالم العرفان ص ۲۸۰ ج ۶) ایک اور مقام پر حضرت صوفی دام مجدہم فرماتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے کھانے کا بھی یہی حکم ہے۔ البتہ اگر یہ خطرہ ہو کہ یہود و نصاریٰ یا قادیانیوں کے ساتھ زیادہ میل جول سے دین میں نقصان آسکتا ہے تو پھر ان کے کھانے اور میل جول سے بھی اعراض کرنا چاہئے کیونکہ ایمان کی حفاظت بہرصورت ضروری ہے اسی طرح اگر شیعہ کی دعوت کھانے سے بھی عقیدہ خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی قبول نہیں کرنا چاہئے۔ (خطبات ص ۳۱۱ ج ۴)

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم ایک اور مقام پر فرماتے ہیں امام ابوحنیفہؒ کے استاد امام شعبیؒ نے دیکھا کہ بعض رافضی حضور علیہ السلام کے صحابہؓ کو برا بھلا کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تو یہودیوں سے بھی پیچھے رہ گئے ہیں (یعنی ان سے بھی بدتر ہیں۔ قارن) اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر یہودیوں سے پوچھا جائے کہ تمہاری

جماعت کے بہترین لوگ کون ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی پوری امت میں بہترین لوگ ہیں۔ اسی طرح جب عیسائیوں سے دریافت کیا جائے کہ تمہاری جماعت کے بہترین لوگ کون ہیں؟ تو وہ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کے حواری بہترین لوگ ہیں جن کو آپ کی رفاقت نصیب ہوئی اور انہوں نے آپ کی مدد کی۔ فرماتے ہیں کہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اگر رافضی سے یہی سوال کیا جائے تو وہ اصحاب رسول کو بدترین لوگ بتائے گا۔ (معالم العرفان ص ۲۶۲ ج ۱۷)

ایک اور مقام پر حضرت صوفی صاحب دام مجدہم فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے سامنے ایک رافضی حضرت عثمانؓ کو یہودی کہہ دیتا تو حضرت امام صاحبؒ نے اسکو کہا کہ تم اپنی لڑکی کا نکاح کسی یہودی سے کر دو تو اس نے غصہ منایا تو حضرت امام صاحبؒ فرمانے لگے کہ اگر تم ایک عام مسلمان ہوتے ہوئے اپنی لڑکی کا نکاح کسی یہودی کے ساتھ کرنا برداشت نہیں کر سکتے تو تم رسول خداؐ کے بارے میں کیسے باور کرتے ہو کہ آپؐ نے ایک چھوڑ اپنی دو لڑکیوں کا نکاح ایک یہودی کے ساتھ کر دیا۔ العیاذ باللہ۔ حضرت عثمانؓ تو پاکیزہ انسان تھے ان کو یہودی کہنے والے خود یہودیوں سے بھی بدتر ہیں۔ (خطبات ص ۳۳۲)

حکومت کے شیعہ کے ساتھ نرم سلوک کرنے پر احتجاج

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے احتجاج کے انداز میں فرمایا کہ نواب زادہ نصر اللہ اور مولانا فضل الرحمٰن کو تو حکومت نے جیل میں ڈال رکھا ہے مگر شیعہ جو حکومت کے کھلے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں انکو کچھ نہیں کہا جاتا چنانچہ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے فرمایا افسوس ہے کہ شیعہ حضرات نے عید نہیں کی حالانکہ ان کے نمائندے رویت ہلال کمیٹی میں موجود تھے۔ وہ حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لئے منفی باتیں کر رہے ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان حضرات کا ایکشن لے کہ انہوں نے ایک مسلمہ کمیٹی کے فیصلہ سے کیوں اختلاف کیا ہے انہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ

اپنے فرقہ کے لوگوں کو مشتعل کر کے تخریب کاری کا جواز پیدا کریں۔ یہ صدر ضیاء الحق کی ذمہ داری ہے کہ ان کے عمل دخل میں علمائے حق اور سیاستدانوں پر تو تشدد ہوتا ہے مگر ان کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے یہ کہاں کا انصاف ہے؟ نصر اللہ بیچارہ مسلسل نظر بند چلا آ رہا ہے۔ تین ماہ کی نظر بندی کی مدت ختم ہوئی تو تین ماہ مزید بڑھا دی جاتی ہے۔ مفتی صاحب کالڑ کا بھی نظر بند ہے۔ کسی نے ذرا سی بات کی تو فوراً پکڑ لیا مگر ان شیعوں کی کوئی نظر بندی نہیں ہوئی جنہوں نے حکومت کی مقرر کردہ رویت ہلال کمیٹی کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا۔ (خطبات ص ۲۰۵ ج ۱)

جب شیعہ حضرات نے خود کو زکوۃ سے مستثنیٰ کروایا تو اس پر حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے فرمایا اب شیعوں نے زکوۃ جمع کرانے سے انکار کر دیا کہ ہمارا مسلک اجازت نہیں دیتا تو حکومت نے انہیں مستثنیٰ قرار دے دیا۔ (معالم العرفان ص ۱۹۹ ج ۷) اور جمعہ کے خطبہ میں حضرت صوفی صاحب نے فرمایا کہ اگر شیعہ حضرات خود زکوۃ ادا نہیں کرتے تو اس محکمہ میں ملازمت کیوں حاصل کرتے ہیں۔ (خطبات ص ۲۸۹ ج ۶)

ایرانی حکومت کے بارہ میں

افغانستان کی طالبان اسلامی حکومت کے خلاف ایرانی حکومت کے طرز عمل پر احتجاج کرتے ہوئے حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے فرمایا۔ اب اپنے پڑوسی ملک ایران کی طرف دیکھ لیں وہاں شیعہ فرقہ والوں کی اکثریت ہے تو نظام فقہ جعفریہ کے مطابق چل رہا ہے حالانکہ بعض علاقوں میں سنیوں کی اکثریت ہے مگر وہاں بھی فقہ جعفریہ ہی رائج ہے بھائی کسی ملک کی مجموعی لحاظ سے اکثریت کی بنا پر تو یہ بات ٹھیک ہے مگر جب افغانستان میں جہاں سنی فرقہ کی اکثریت ہے فقہ حنفی جاری کیا جاتا ہے تو شیعہ آبادی والے علاقے شور مچاتے ہیں کہ انہیں فقہ حنفی منظور نہیں۔ ادھر ایران ان کی پشت پناہی کرتا ہے حالانکہ وہ خود اپنے ملک میں سنی اقلیت کو ان کے جائز حقوق دینے

کے لئے بھی تیار نہیں اور اگر کوئی آواز اٹھاتا ہے تو اس کو سختی کے ساتھ دبا دیا جاتا ہے یہ کہاں کا انصاف ہے؟ (خطبات ص ۲۸۹ ج ۶) ایک اور مقام پر حضرت صوفی صاحب دام مجدہم فرماتے ہیں ادھر ایران کا تو معاملہ ہی خراب ہے جو اسرائیل کے اشارے پر چل رہا ہے بظاہر بیان یہ دیتا ہے کہ ہم فلسطینیوں کی مدد کریں گے مگر حقیقت میں اسرائیل کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ بھائی یہ ایرانی تو تقیہ کرنے والے لوگ ہیں جنہوں نے عین موقع پر عراق پر بمباری کرادی تاکہ وہ اسرائیل کے خلاف کچھ نہ کر سکیں۔ (خطبات ص ۲۰۳-۲۰۴ ج ۱)

خمینی انقلاب اسلامی انقلاب نہیں ہے۔

کئی سیاسی جماعتیں خمینی انقلاب کو اسلامی انقلاب قرار دے رہی ہیں مگر حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے علی الاعلان فرمایا کہ یہ اسلامی انقلاب نہیں ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں باطل فرقوں میں مرزائیوں اور رافضیوں کا بھی یہی حال ہے وہ بھی دین حقہ کے خلاف مسلسل سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ پھر آگے حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے فرمایا ادھر رافضیوں نے بھی اپنی پراپیگنڈہ مہم تیز کر رکھی ہے گویا رافضیت ہی اصل اسلام ہے۔ ایرانی انقلاب کے بعد خمینیوں کی حمایت میں بڑا لٹریچر تقسیم ہو رہا ہے وہ اپنے آپ کو اسلام کے نمائندہ کے طور پر دنیا میں پیش کرتے ہیں حالانکہ وہ رافضی ہیں۔ (معالم العرفان ص ۸۸۴ ج ۱۰)

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے مزید فرمایا ایران کے شیعہ بھی اسی (اثنا عشری) فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے پراپیگنڈہ کے زور پر ایرانی انقلاب کو اسلامی انقلاب سے تعبیر کر رکھا ہے حالانکہ یہ قطعاً اسلامی انقلاب نہیں محض شیعیت کا پرچار ہے۔ اس بات کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایران کا سرکاری مذہب شیعہ ہے اور وہاں کی اقلیت سنیوں کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے حتی کہ اہلسنت کو اپنی علیحدہ مسجدیں بنانے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ تہران کا شہر دس بارہ لاکھ کی

آبادی پر مشتمل ہے مگر وہاں سنیوں کی ایک بھی مسجد نہیں ہے۔ یہ لوگ جمہور صحابہ کرامؓ کے ساتھ سخت نفرت رکھتے ہیں حتی کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق اور عمر فاروقؓ کو مسلمان تک سمجھنے کے لئے تیار نہیں۔ نعوذ باللہ۔ یہ ان حضرات کو منافق سمجھتے ہیں۔
(معالم العرفان ص ۵۹۷ ج ۱۳)

جب پاکستانی صدر نے ایران میں خمینی کی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھائی تو اس پر حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے فرمایا کہ صدر صاحب نے خمینی کو کیا سمجھ کر اسے خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کی تو اپنی تحریر کے مطابق پہلے تینوں خلفاء مسلمان ہی نہیں تھے۔ العیاذ باللہ۔ انہوں نے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کو زندیق کا لقب دیا ہے۔ ان حالات میں ایک صحیح العقیدہ مسلمان کو یہ کیسے زیب دیتا ہے کہ وہ خمینی کی قبر پر پھول چڑھائے۔ (خطبات ص ۴۴ ج ۵)

شیعہ سنی اتحاد کا نعرہ

بعض لوگ بڑی شدومد سے شیعہ سنی اتحاد کے نعرے بلند کرتے ہیں ان کے اس انداز پر غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے فرمایا۔ شیعہ سنی صلح صلح کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں مگر اس کے لئے پہلے بنیاد تو قائم کرو اس کے بغیر کوئی سچا مسلمان کسی شاتم رسول کے ساتھ صلح کے لئے تیار نہیں ہوسکتا۔ اصحابؓ رسول خصوصاً خلفائے راشدینؓ کے ساتھ محبت تو اہل ایمان کا جزو ایمان ہے۔ انہی کی وجہ سے دین کا استحکام نصیب ہوا اور انہی کی برکات سے یہ دین ہم تک پہنچا اگر وہی معاذ اللہ مسلمان نہیں تھے زندیق تھے یا دشمن اہل بیت تھے تو پھر تو اسلام کی صداقت ہی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ قرآن پاک کا متن اور اسکی تشریحات فرمودات رسول اور دیگر مسائل انہی اصحاب رسول کے واسطہ سے آئے ہیں۔ اگر انہی کو دین سے خارج کر دیا جائے تو پھر ہم تک پہنچنے والے دین کی کیسے صداقت ثابت کریں گے؟
(خطبات ص ۴۵ ج ۵)

مولانا حق نواز شہیدؒ کو خراج عقیدت

بعض حضرات مولانا حق نواز شہیدؒ کے پر جوش ایمانی جذبات سے بھر پور انداز کو متشددانہ انداز کہتے ہیں مگر حضرت صوفی صاحب دام مجدہم ان کے بارہ میں فرماتے ہیں اسی طرح مولانا حق نواز جھنگویؒ جو صحیح عالم دین اور سپاہ صحابہ کے امیر تھے وہ بھی بیگناہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ مولانا جوان سال اور تبلیغ دین میں سرگرم رہتے تھے۔ اہل سنت کی غیرت ایمانی کو بیدار کرنا ان کا مشن تھا۔ اصحاب رسول کی عزت وناموس کی حفاظت ان کے فرائض منصبی میں داخل تھی مگر ظالموں کو ان کی یہ خدمات پسند نہ آئیں اور انہیں قتل کر دیا گیا۔ (خطبات ص ۲۴ ج ۵)

حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کی بعض اشکال ڈالنے والی عبارات

شیعہ اور روافض کے بارہ میں دروس القرآن اور دیگر کتب میں جس صراحت اور وضاحت کے ساتھ نظریہ پیش کیا گیا ہے اور ان کے کفریہ، باطل اور گمراہ کن عقائد نمایاں کر کے ان کی تردید کی گئی ہے ان کی روشنی میں برملا کہا جا سکتا ہے کہ جس فرد یا گروہ میں ایسے عقائد ونظریات پائے جاتے ہیں ان کو حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کافر، منافق، ملحد، بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہی سمجھتے ہیں جیسا کہ ان کی پیش کردہ عبارات سے واضح ہے البتہ خطبات سواتی کی بعض عبارات سے اشکال ہوتا ہے کہ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے شیعہ کو مسلمان کہا ہے اور یہی عبارات بعض ساتھیوں کے ہاں پریشانی کا باعث ہیں۔ ایک عبارت میں ہے ہم تو سب فرقوں کو مسلمان سمجھ رہے ہیں بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث شیعہ سارے مسلمان ہیں کسی فرقہ کے عقائد غلط ہیں کسی کے اصول غلط ہیں لیکن ہیں تو مسلمان اسلام سے خارج مرزائی ہیں جو ملت اسلامیہ سے ہی خارج ہیں۔ (خطبات ص ۲۴۷ ج ۱) اور ایک عبارت یوں ہے میں نے عرض کیا تھا کہ اس ملک میں بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ سبھی رہتے ہیں یہ بات اپنے ذہن سے نکال دیں کہ ان

میں سے کوئی کافر بھی ہے ہرگز نہیں بلکہ مسلمان ہوتے ہوئے بعض میں گمراہی پائی جاتی ہے۔ (خطبات ص ۲۶۵ ج ۱) یہ دونوں عبارات ۱۹۸۲ء کے دو خطبات کی ہیں۔ ایک اور عبارت میں ہے اس ماہ مبارک میں مسلمانوں کا ایک فرقہ اصحاب رسول کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتا ہے۔ (خطبات ص ۳۴۴ ج ۳) یہ خطبہ ۱۹۷۹ کا ہے۔ اور ایک عبارت میں اسطرح لکھا ہے بلاشبہ شیعہ بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے۔
(خطبات ص ۱۸۵ ج ۶) یہ خطبہ ۱۹۹۷ء کا ہے۔

ان عبارات کا ایک حل یہ ہے کہ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے شیعہ فرقہ کو مسلمان کہا ہے اور کسی فرقہ میں ہونا کفر کا باعث نہیں البتہ جس میں غلط اور کفریہ عقائد پائے جائیں تو تب کفر کا حکم لگے گا اور اسی کو حضرت صوفی صاحب دام مجدہم ایک مقام پر یوں فرماتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی فرقے کی بنا پر کافر نہیں ہوتا بلکہ ایمان اور کفر کا انحصار انسان کے ایمان اور عقیدے پر ہوتا ہے۔
(خطبات ص ۳۶۵ ج ۲)

اور پھر یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے شیعہ کو مسلمان کہا ہے اور اس سے مراد وہ شیعہ ہیں جن میں کفریہ عقائد نہ پائے جاتے ہوں اسی لئے جن میں کفریہ عقائد پائے جاتے ہیں ان کو حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے رافضی سے تعبیر کیا ہے۔

نیز ان خطبات میں سے اکثر اس دور کے ہیں جبکہ شیعہ حضرات کی جانب سے اپنے عقائد پر مشتمل کتابیں کثرت سے منظر عام پر نہ آئی تھیں اور شیعہ حضرات اپنے عقائد کو چھپاتے تھے۔ اس دور میں حضرات علماء کرام میں سے کئی حضرات کا نظریہ شیعہ کے بارہ کچھ لچکدار تھا مگر جب شیعہ حضرات کے خفیہ عقائد منظر عام پر آئے اور صحیح صورت حال سامنے آئی تو ان علماء کرام نے اپنے لچکدار نظریہ پر نظر ثانی کی اور شیعہ کو علی الاعلان کافر کہا۔ اسی صورت حال کو حضرت صوفی صاحب دام مجدہم یوں بیان فرماتے ہیں۔ آج کے پریس کے زمانہ میں لوگ شیعوں کے اس قسم کے عقائد

پڑھ کر حیران ہوتے ہیں۔ اب تک تو یہ حضرات اپنے بعض عقائد کو چھپاتے رہے ہیں مگر اب وہ کتابوں کی اشاعت کی وجہ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور معلوم ہو رہا ہے کہ یہ عقائد حق سے کس قدر دور ہیں۔ (معالم العرفان ص ۳۰۲ ج ۱۵) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیعہ حضرات خود کو اسلام کی جانب منسوب کرتے ہیں تو منسوب الی الاسلام ہونے کی وجہ سے ظاہر کے اعتبار سے ان کو مسلمان کہہ دیا گیا جیسا کہ حضرات علماء نے معتزلہ وغیرہ فرقوں کو کافر کہا اور اس کے باوجود ان کو اسلامی فرقے کہنے کے اعتراض کے جواب میں کہا کہ ان کو اسلامی فرقے اسلئے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے آپ کو اسلام کی جانب منسوب کرتے ہیں اسی سے ملتا جلتا نظریہ حضرت صوفی صاحب دام مجدہم نے خوارج اور روافض کے بارہ میں پیش کیا ہے اور لکھا ہے کہ خوارج اور روافض وغیرہ ایسے ہیں آخرت میں ان کا حکم کفار جیسا ہوگا تاہم دنیا میں وہ جماعت المسلمین کے افراد ہی شمار ہوں گے۔ (ترجمہ سنن ابن ماجہ ص ۵۷۶) اور ایک مقام پر حضرت صوفی صاحب دام مجدہم خوارج کے بارہ میں فرماتے ہیں حالانکہ بظاہر وہ لوگ کلمہ گو نمازی اور روزے دار بھی ہوں گے مگر فاسد العقیدہ ہونے کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہی ہوں گے۔ (ترجمہ سنن ابن ماجہ ص ۵۷۱)

اسلئے جہاں شیعہ کو مسلمان کہا ہے اس سے وہ مراد ہیں جو روافض یعنی کفریہ عقائد والے نہ ہوں یا ان پر مسلمان کا اطلاق ظاہر کے اعتبار سے ہے جبکہ حقیقت کے اعتبار سے کفریہ عقائد والے شیعہ کافر ہی ہیں۔ کیا ہی بہتر ہو کہ خطبات کے ناشرین حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کی اجازت سے ان اشکالات والی عبارات میں واضح عبارات کی روشنی میں معمولی ترامیم کر کے اشکال کو دور کر لیں۔ اور اگر ایسا نہ بھی ہو تو تب بھی ان عبارت کا حل حضرت صوفی صاحب دام مجدہم کی عبارات کی روشنی میں پیش کر دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سمجھ نصیب فرمائے اور اہل السنّت والجماعت کے صحیح راستہ پر چلنے اور اسی کے مطابق عقائد و نظریات اپنانے کی توفیق عطاء فرمائے اور

حضرت امام اہل السنت دام مجدہم اور حضرت صوفی صاحب دام مجدہم اور دیگر بزرگوں کا صحت و عافیت کے ساتھ سایہ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین یا الہ العالمین بحرمۃ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔